السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کے لیے صلٰوۃ جہرہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ۔ عن ابی ھریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرائة القراٰن رفع صوتہ وقال اٰمین رواہ الدارقطنی وحسنہ و الحاکم وصححہ کذافی بلوغ المرام ۔ عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأغیر المغضوب علیھم ولاالضالین وقال اٰمین ومدبھا صوتہ رواہ الترمذی

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت فاتحہ سے فارغ ہوتے ، تو بلند آواز سے آمین کہتے ۔ وائل بن حجر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ے غیر المغضوب علیھم ولاالین پڑھا تو میں نے خود سنا، کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی ۔

پس ان حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کا ثابت ہوا، لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہو، پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے اس واسطے کہ روایت ہے ابن عباس سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحسد تکم الیھود علی شئ ماحسد تکم علی اٰمین فاکثروا من قول اٰمین رواہ ابن ماجہ :

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں ۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے ۔ امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے ہیں ۔ بمقام طائف ۶۸ ھ میں بزمانہ ابن الزبیر وفات پائی ۔ (سعیدی)

یعنی فرمایا حضرت نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگو کے آمین کہنے سے ، پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی ، اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آواز نہ پہنچے ، تب تک صورت حسد کی نہیں ہو سکتی ، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب جہر الماموم بالتامین میں روایت کی ہے عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولوااٰمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکة غفرلہ ماتقدم من ذنبہ رواہ البخاری ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غ یرالمغضوب علیھم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے متحد ہو جائے گی اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے ۔

پس لفظ قولوا سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی نے کتاب عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے وکان ابوھریرة مؤذنا لمروان فاشترط ان لایسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ قد دخل فی الصف فکان اذا قال مروان ولاالضالین قال ابوھریرة اٰمین یمدبھا صوتہ وقال اذاوافق تامین اھل الارض تامین اھل السماء غفر لھم رواہ البیھقی کذافی العینی

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ مروان کے مؤذن تھے آپ نے اس شرط سے کر لی تھی کہ مروان اس وقت تک ولاالضالین نہ پڑھے گا ۔ جب تک کہ ابوہریرہؓ صف میں شامل نہ ہوں گے ۔ جب مروان ولاالضالین کہتا تو حضرت ابوہریرہؓ بلند آواز سے آمین کہتے اور فرماتے جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین مل جاتی ہے تو ان کو بخش دیا جاتا ہے ۔

اور امام ترمذی بعد روایت حدیث وائل بن حجرؓ کے فرماتے ہیں قال ابوعیسیٰ حدیث وائل بن حجرؓ حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولایخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق انتھی ۔

ترجمہ : امام ترمذی کہتے ہیں وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن ہے بہت سے اہل علم صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا یہی ارشاد ہے ۔ کہ آدمی بلند آواز سے آمین کہے ، آہستہ نہ کہے آہستہ نہ کہے امام شافعی ، احمد بن حنبل اور اسحاق وغیرہ کا یہی مذہب ہے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 139-140

محدث فتویٰ